

**No.F.1/R.O/PA SCHEME/LJCP
LAW AND JUSTICE COMMISSION OF PAKISTAN
SUPREME COURT BUILDING
CONSTITUTION AVENUE
ISLAMABAD**

مورخہ ۲۳ نومبر ۲۰۱۵ء

ایڈیٹر صاحب روزنامہ.....

محترم جناب!

لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان نے کچھ عرصہ سے عوام الناس کو سادہ زبان میں قانون سے آگہی کے لیے ایک اسکیم مرتب کی ہے جس کے تحت وقتاً فوقتاً کچھ مواد بغرض اشاعت ملک کے بڑے بڑے اخبارات کو بھی بھیجا جاتا ہے۔ جو اسے بلا معاوضہ بغرض مطالعہ قارئین شائع کرتے رہتے ہیں۔ اس اسکیم کی افادیت کے پیش نظر یہ محسوس کیا گیا ہے کہ آئندہ اس مواد کی زیادہ لوگوں تک رسائی کی خاطر اسے دیگر مدیران جرائد و رسائل کو بھی ارسال کیا جائے تاکہ ان کے قارئین بھی نافذ الوقت قانون سے آگہی حاصل کر سکیں۔ لہذا اس غرض سے مواد بعنوان "خطرے سے دوچار اداروں کے قوانین" ارسال خدمت ہے۔ اس اسکیم کا مقصد عوام الناس کو ان کے حقوق و فرائض سے آگاہ کر کے انہیں ایک ذمہ دار فرد بنانا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اپنے موقر جریدے میں عوامی آگہی کے لئے اس مضمون کا متن لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان کے نام سے شائع کریں گے اور ممکن ہو تو مواد ہذا شائع ہونے کے بعد اپنے موقر جریدے/میگزین کی اعزازی کاپی کمیشن ہذا کی لائبریری کے لیے بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

والسلام

غناء سحر

ریسرچ آفیسر

لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان،

سپریم کورٹ بلڈنگ،

اسلام آباد۔

خطرے سے دوچار اداروں کے تحفظ کے قوانین

(Laws for the Security of Vulnerable Establishment)

پاکستان میں امن عامہ کی ناگفتہ بہ حالت اور دہشت گردی کے بڑھتے ہوئے واقعات پر قابو پانے کی غرض سے تمام مقتدر حلقے، سیاسی رہنما اور عسکری قیادت اس متفقہ فیصلے پر پہنچے ہیں کہ پاکستان میں عسکریت پسندانہ سرگرمیوں اور دہشت گردی کی روک تھام کے لیے ایک جامع لائحہ عمل تشکیل دیا جانا گزیر ہے۔ دسمبر 2014ء میں آرمی پبلک سکول میں دہشت گردوں کے سفاک حملے نے اعلیٰ ملکی قیادت کو ایک قومی لائحہ عمل پر متفق ہونے اور دہشت گردی کے عفریت سے نمٹنے کے لیے جنگی بنیادوں پر اقدامات کرنے پر مجبور کر دیا۔ گل جماعتی سیاسی قیادت اور ملک کی عسکری قیادت نے متفقہ طور پر قومی لائحہ عمل "National Action Plan" تشکیل دیا۔ مذکورہ لائحہ عمل کا اولین مقصد ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی پر قابو پانا اور ملک میں موجود ملک دشمن عناصر کی بے رحمی سے نمٹنا تھا۔

قومی لائحہ عمل چند جامع نکات پر مشتمل ہے جن میں سرفہرست دہشت گردی کے جرم میں مقید سزائے موت کے قیدیوں کی سزا پر عمل درآمد کرنا، دہشت گردی کے مقدمات کی سماعت کے لیے مخصوص عدالتوں کا قیام تاکہ مجرمان کو فوری سزا دی جاسکے، نیکیا (NACTA) کی کارکردگی کو منوثر بنانا، اشتعال انگیز تقاریر اور نفرت انگیز مواد کی روک تھام، دہشت گردوں اور دہشت گرد تنظیموں کو مالی معاونت کی فراہمی پر بندش عائد کرنا، کالعدم تنظیموں کی تنظیم نو کو روکنا، دینی مدارس کی رجسٹریشن پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کے توسط سے دہشت گردی اور دہشت گرد تنظیموں کی تعریف و تشہیر پر پابندی لگانا، فاٹا اصلاحات، دہشت گرد تنظیموں کے ذرائع ابلاغ کے استعمال پر پابندی عائد کرنا، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے ناجائز استعمال کی روک تھام کے اقدامات کرنا، کراچی میں جاری آپریشن کو اُس کے منطقی انجام تک پہنچانا، بلوچستان میں مصالحتی عمل کی تکمیل، فرقہ وارانہ دہشت گردی پر قابو پانا، افغان مہاجرین کے معاملے سے نمٹنا اور فوجداری نظام انصاف کی تجدید اور اصلاحات کے لیے اقدامات کرنا۔

مذکورہ قومی لائحہ عمل "کوئٹہ کے تمام حلقوں اور طبقوں کی جانب سے خاصی پذیرائی ملی اور قومی اور صوبائی حکومتیں بھی فوری طور پر اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی کوششوں میں مصروف ہو گئیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ایسے اداروں اور عمارتوں کو تحفظ فراہم کرنا بھی تھا جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے حساس اور دہشت گردی کے خدشے سے دوچار تھیں۔ لہذا ان اداروں کو تحفظ مہیا کرنے کی غرض سے صوبہ پنجاب میں خطرے سے دوچار اداروں کے تحفظ کا قانون مجریہ 2015 "The Punjab Security of Vulnerable Establishment Act, 2015 اور صوبہ خیبر پختونخواہ نے اپنے صوبہ میں خطرے سے دوچار حساس اداروں اور جگہوں کو تحفظ بخشنے جانے کے قانون مجریہ 2015 "The Khyber Pakhtunkhwa Sensitive and Vulnerable Establishment Act, 2015 نافذ کیا ہے۔ مذکورہ قوانین کا مقصد خطرے سے دوچار اداروں کو منجملہ اور چیزوں کے دہشت گردی اور مجرمانہ سرگرمیوں سے تحفظ بخشنا، جدید آلات کے ذریعہ شہادت اکٹھی کرنا، جرائم کی تفتیش کرنا، استغاثہ دائر کرنا اور دیگر متعلقہ معاملات سے نمٹنا ہے۔

قوانین ہذا "خطرے سے دوچار ادارے" کی مفصل تعریف کرتے ہیں جن کے مطابق خطرے سے دوچار اداروں سے مراد عبادت کی جگہیں یا کوئی اور مذہبی مقام، حساس سرکاری دفاتر، وفاقی یا غیر سرکاری تنظیمیں یا غیر ملکی منصوبے، ہسپتال، بینک منی چینجرز، مالیاتی ادارے، پبلک پارک، پرائیویٹ کلینک، شادی گھر، پیٹرول یا سی این جی اسٹیشنز، جیولری شاپس، ہوٹل، تفریحی مقامات، بس اڈہ یا ریلوے اسٹیشن، خاص بازار، تجارتی علاقے، دکان اور شاپنگ آرکیڈ وغیرہ ہیں جنہیں قوانین ہذا کی رو سے خطرے سے دوچار قرار دیا جائے۔ اسی طرح سیکورٹی یا تحفظ کے اقدامات سے ان قوانین میں مراد منوثر طبعی یا تکنیکی سیکورٹی کے اقدامات ہیں جن میں کلوز سرکٹ کیمروں کی تنصیب اور فعال کارکردگی، بائیومیٹرک نظام، واک تھرور اہداری، سیکورٹی الارم اور دیگر جدید آلات کا استعمال شامل ہیں۔

قوانین ہذا کی رو سے خیر پختونخواہ کے ہر ڈسٹرکٹ اور پنجاب میں ہر ڈویژن میں ایک سیکورٹی ایڈوائزر کی کمیٹی تشکیل دی جائے گی جس کی ذمہ داریوں میں حساس اداروں اور جگہوں کی نشاندہی کرنا، سہ ماہی بنیادوں پر ان کا جائزہ لینا، اداروں کے سربراہان اور منتظمین کو ضروری سیکورٹی کے انتظامات کے لیے تحریری ہدایات جاری کرنا اور ہدایات پر عدم عمل درآمد کی صورت میں ڈسٹرکٹ پولیس کو عدم عمل درآمد کی رپورٹ کرنا شامل ہے۔ مذکورہ کمیٹی کی سفارشات پر حکومت کسی بھی ادارے یا جگہ کو حساس قرار دے سکتی ہے۔

خطرے سے دوچار ادارے کا تحفظ:

کسی بھی خطرے سے دوچار ادارے جس کو ایڈوائزر کی کمیٹی کی جانب سے خطرے سے دوچار قرار دیا جا چکا ہو کا سربراہ یا منتظم اُس ادارے کے تحفظ کے لیے ضروری انتظامات کرے گا اور کمیٹی کی ہدایت پر عمل درآمد کو یقینی بنائے گا۔

عوامی مقامات کا تحفظ:

پنجاب میں نافذ قانون کے تحت مقامی حکومت یا کوئی مقامی ادارہ/اتھارٹی اس امر کو یقینی بنائے گا کہ سڑکوں اور گلیوں کو کچرے، ملبے یا تعمیراتی سامان کے ڈھیر وغیرہ کو روزانہ کی بنیاد پر صاف کیا جائے۔ گھلے مین ہولز کو ڈھکا جائے اور پانی کی ترسیل کی ٹوٹی ہوئی پائپ لائن کو ہٹایا جائے تاکہ ان جگہوں پر دھماکہ خیز مواد نہ چھپایا جاسکے۔

اسی طرح خیر پختونخواہ کا قانون بھی خطرے سے دوچار اداروں کے تحفظ کے لیے ہر ضلع میں یوٹیلیٹی عوامی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کو اس امر کا ذمہ دار بنایا جائے گا کہ وہ اپنی تنصیبات میں غیر قانونی اور بلا اجازت دخل اندازی کو روکیں تاکہ وہاں کوئی مشکوک مواد نصب نہ کیا جاسکے اور اس مقصد کے لیے مذکورہ ادارہ معائنہ ٹیم تشکیل دے گا جو باقاعدگی سے سیکورٹی انتظامات کا جائزہ لے گی اور کسی جگہ پر مشکوک مواد کی موجودگی کی نشاندہی کی صورت میں ضلعی انتظامی حکومت فوری طور پر شہری دفاع کے ادارے، پولیس یا اسپیشل برانچ پولیس کو اس بابت مطلع کرے گی۔

متعلقہ علاقے جس میں خطرے سے دوچار عمارت یا ادارہ واقع ہو کے تھانہ انچارج کو اختیار ہوگا کہ مذکورہ عمارت یا ادارے کا معائنہ کرے اور اپنی رپورٹ سے کمیٹی کو مطلع کرے۔ اگر ایڈوائزر کی کمیٹی موصول شدہ معلومات اور علاقے کے تھانہ انچارج یا سب کمیٹی

کی رپورٹ کی روشنی میں یہ محسوس کرے کہ خطرے سے دوچار ادارے میں ہدایات کے مطابق حفاظتی اقدامات نہیں کیے گئے تو وہ مذکورہ ادارے کی انتظامیہ کو تحریری تنبیہ جاری کرے گی۔ مذکورہ تنبیہ میں مخصوص ہدایت جس کی خلاف ورزی کی گئی ہو کا تذکرہ کیا جانا لازم ہے۔ تنبیہ کے اجراء کے بعد خطرے سے دوچار ادارے کے سربراہ، مالک یا منتظم پر لازم ہوگا کہ وہ معینہ مدت کے دوران مذکورہ ہدایت پر عمل درآمد کرے (خیبر پختونخواہ کے قانون کے مطابق یہ معینہ مدت 15 یوم ہے)

خطرے سے دوچار ادارے کا سربراہ کیا جانا:

پنجاب کے قانون کے مطابق اگر کسی خطرے سے دوچار ادارے کا منتظم کمیٹی کی ہدایت پر عمل درآمد میں ناکام رہتا ہے تو کمیٹی مذکورہ ادارے کو کئی یا جزوی طور پر سربراہ کر سکتی ہے اور ہدایت کی تعمیل تک ادارے کی سرگرمیوں کو معطل کر سکتی ہے جبکہ خیبر پختونخواہ کے قانون کے تحت جاری کردہ ہدایات کے مسلسل نظر انداز کیے جانے کی صورت میں ادارے کو ہدایات کی تعمیل تک سربراہ کیا جاسکتا ہے۔

سزا اور جرم کی نوعیت:

تو انہیں ہذا کے مطابق اگر کسی خطرے سے دوچار ادارے کا منتظم، مالک یا کوئی اور شخص جو کمیٹی کی ہدایات کے مطابق ادارے میں حفاظتی اقدامات کرنے میں ناکام رہے، کسی جرم کے متعلق معلومات دینے یا بیان حلفی کے مطابق عمل درآمد میں ناکام رہے اُس کو پنجاب کے قانون کے مطابق چھ ماہ تک کی قید یا جرمانہ جو پچاس ہزار روپے سے کم نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ روپیہ ہو کی سزا دی جائے گی۔ جبکہ خیبر پختونخواہ کے قانون کے مطابق مذکورہ شخص کو ایک برس تک قید اور چالیس ہزار روپیہ جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ پنجاب کے قانون کے مطابق قانون ہذا کے تحت سرزد جرم قابل دست اندازی پولیس اور ناقابل ضمانت ہے جبکہ خیبر پختونخواہ کے قانون کے مطابق جرم قابل دست اندازی پولیس ہے لیکن قابل ضمانت ہے۔ دونوں صوبوں کے قوانین کے مطابق قانون میں مذکورہ جرم کی سماعت درجہ اول کا جوڈیشل مجسٹریٹ کرے گا۔ پنجاب کے قانون کے تحت سرزد جرم قابل صلح ہے بشرطیکہ پچاس ہزار روپیہ تک کی رقم بطور انتظامی جرمانہ جمع کروادی جائے تاہم اگر مجرم پہلے بھی قانون ہذا کے تحت سزا یافتہ ہو تو جرم قابل صلح نہ ہوگا۔

مزید معلومات کے لئے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

غناء سحر

ریسرچ آفیسر III

لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان

سیکنڈ فلور، سپریم کورٹ بلڈنگ،

اسلام آباد۔